10 مئی 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

C.P.L 29 ٹیلیفون نمبر 213029

روزنامہ

الفضل

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

10 مئی 2004ء 19 ربیع الاول 1425 ہجری - 10 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 100

گھر میں نماز گاہ

حضرت عتبان بن مالکؓ رسول کریم ﷺ کے پاس گئے اور کہا کہ میری بینائی کمزور ہے میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جب بارش ہوتی ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان وادی پانی سے بھر جاتی ہے اور میں مسجد تک نہیں جاسکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے گھر تشریف لائیں اور وہاں نماز پڑھائیں جسے ہم نماز گاہ بنالیں۔ چنانچہ رسول اللہؐ ایک دن سورج بلند ہونے کے بعد تشریف لائے اور دو رکعات باجماعت نماز پڑھائی۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب المساجد فی البیوت حدیث نمبر:407)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال کی چشم دید شہادت ہے کہ:

قریباً 1872ء کا ذکر ہے میں چھوٹا تھا مرزا نظام الدین صاحب وغیرہ میرے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ میں عام طور پر حضرت مسیح موعود کے والد صاحب کے گھر بوجہ رشتہ داری آتا جاتا تھا۔ میں ان کے پاس عام طور پر رہتا تھا مگر حضرت مسیح موعود کی گوشہ نشینی کی وجہ سے میں یہی سمجھتا تھا کہ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کا ایک ہی لڑکا غلام قادر ہے۔ مگر بیت الذکر میں میں مرزا صاحب کو بھی دیکھتا۔ میر ناصر نواب صاحب آیا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ مسیح موعود اپنے مکان میں تشریف لے جارہے ہیں۔ دوسرے دن میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھ کر گھر میں تشریف لے جارہے ہیں میں آپ کے والد صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ میں بھی جلدی سے اٹھ کر آپ کی طرف گیا۔ آپ اپنے کمرہ میں داخل ہو کر دروازہ بند کرنے لگے تھے کہ میں بھی جا پہنچا۔ آپ نے دروازہ کھول دیا اور دریافت کیا کہ کیا کام ہے؟ میں نے کہا میں ملنا چاہتا ہوں۔ آپ نے مجھے وہاں بٹھایا اور دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے بتایا کہ لنگروال سے۔ اس کے بعد مجھے آپ کی واقفیت ہوگئی۔ آپ ایک بالا خانہ پر عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ اور گھر سے جب روٹی آتی تو اس کی ایک کھڑکی سے بذریعہ چھینکا روٹی اوپر لے لیتے۔ اس کے بعد آپ سے مجھے انس ہوگیا اور گھر سے آپ کی روٹی میں لایا کرتا۔

میں آپ کے پاس ہی رہتا تھا اور اسی کمرہ میں سوتا تھا۔ آپ نے استخارہ بھی سکھایا۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے کے بعد گفتگو نہیں کرنی ہوتی تھی۔ صبح کو جو خواب آتی میں وہ آپ کو بتلا دیتا۔ آپ کے پاس فارسی کا ایک تعبیر نامہ بھی تھا آپ اسے دیکھتے تھے۔ آپ نے مجھے یہ بھی کہا کہ دونوں گھروں میں (مرزا امام دین اور آپ کا مکان مراد تھا) استخارہ کا طریق بتلا دو۔ اور اس طریق سے وہ سویا کریں۔ اور یہ بھی آپ نے کہا تھا کہ صبح جا کر ان کی خوابیں سنا کرو.........۔

آپ بیت الذکر میں فرض نماز ادا کرتے۔ سنتیں اور نوافل مکان پر ہی ادا کرتے تھے عشاء کی نماز کے بعد آپ سو جاتے تھے اور نصف رات کے بعد آپ جاگ پڑتے اور نفل ادا کرتے۔ اس کے بعد قرآن مجید پڑھتے۔ مٹی کا دیا آپ جلاتے تھے۔ تلاوت فجر کی (نداء) تک کرتے۔ جس کمرہ میں آپ کی رہائش تھی وہ چھوٹا سا تھا اس میں ایک چارپائی اور ایک تخت پوش تھا۔ چارپائی تو آپ نے مجھے دی ہوئی تھی اور خود تخت پوش پر سوتے تھے۔ فجر کی (نداء) کے وقت آپ پانی کے ہلکے ہلکے چھینٹوں سے مجھے جگاتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے دریافت کیا کہ حضور مجھے ویسے ہی کیوں نہیں جگا دیتے۔ آپ نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا اس سنت پر میں کام کرتا ہوں تا کہ جاگنے میں تکلیف محسوس نہ ہو۔ نماز فجر کے بعد آپ واپس آکر کچھ عرصہ سو جاتے تھے کیونکہ رات کا اکثر حصہ عبادت الٰہی میں گذرتا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص120،121)

داخلہ جامعہ احمدیہ

اس سال میٹرک اور ایف اے/ایف ایس سی کا امتحان دینے والے ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد یا سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال کریں تا کہ داخلہ کیلئے انٹرویو سے پہلے ضروری دفتری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست میں نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، مکمل پتہ، جماعت نہم یا فرسٹ ایئر (گیارھویں) میں حاصل کردہ نمبر اور واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ (حاصل کردہ نمبر/گریڈ) کی اطلاع دیں۔ داخلہ کیلئے انٹرویو شروع اگست میں ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

امیدوار کا میٹرک میں کم از کم B گریڈ ہونا ضروری ہے۔ میٹرک پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے/ایف ایس سی پاس کیلئے عمر کی حد 19 سال ہے۔

امیدوار قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر صدی کے آغاز پر یہ دیکھیں کہ ہمارا قدم پچھلی صدی کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں اور ہمارا اخلاق اور عملی فاصلہ کہیں بڑھ تو نہیں رہا۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 299)

قصہ حضرت پیر صاحب کی چارپائی کا

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی فرماتے ہیں۔
"میرے لئے جو ایک چارپائی حضرت اقدس نے دے رکھی تھی جب مہمان آتے تو میری چارپائی پر بعض صاحب لیٹ جاتے اور میں مصلے زمین پر بچھا کر لیٹ جاتا۔ اور جو میں بستر چارپائی پر بچھا لیتا تو بعض مہمان اسی چارپائی بستر شدہ پر لیٹ جاتے میرے دل میں ذرہ بھر بھی رنج یا ملال نہ ہوتا اور میں سمجھتا کہ یہ مہمان ہیں۔ اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور بعض صاحب میرا بستر چارپائی کے نیچے زمین پر پھینک دیتے اور آپ اپنا بستر بچھا کر لیٹ جاتے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت اقدس کو ایک عورت نے خبر دے دی کہ حضرت پیر صاحب زمین میں لیٹے پڑے ہیں آپ نے فرمایا چارپائی کہاں گئی اس نے کہا مجھے معلوم نہیں آپ فوراً باہر تشریف لائے اور گول کمرہ کے سامنے مجھے بلایا کہ زمین میں کیوں لیٹ رہے ہو۔ برسات کا موسم ہے اور سانپ بچھو کا خطرہ ہے میں نے سب حال عرض کیا کہ ایسا ہوتا ہے اور میں کسی کو کچھ نہیں کہتا آخر ان لوگوں کی تواضع اور خاطر و مدارات ہمارے ذمہ ہے یہ سن کر آپ اندر گئے اور ایک چارپائی میرے لئے بھجوا دی ایک دو روز تو وہ چارپائی میرے پاس رہی آخر پھر ایسا ہی معاملہ ہونے لگا جیسا میں نے بیان کیا پھر کسی نے آپ سے کہہ دیا پھر آپ نے اور چارپائی بھجوا دی پھر ایک روز کے بعد وہی معاملہ پیش آیا۔ پھر آپ کو کسی نے اطلاع دی اور صبح کی نماز کے بعد مجھ سے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب بات تو یہی ہے جو تم کرتے ہو اور ہمارے احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے لیکن تم ایک کام کرو ہم ایک زنجیر لگا دیتے ہیں چارپائی میں زنجیر باندھ کر چھت میں لٹکا دیا کرو۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم یہ سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ ایسے بھی استاد آتے ہیں۔ جو اس کو بھی اتار لیں گے پھر آپ بھی ہنسنے لگے۔"

(الحکم 21 رمئی 1924ء)

غیبی نصرت کے روح پرور نظارے

حضرت مصلح موعود کی زبان مبارک سے:۔
حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا کہ تیرے پاس ایسا مال لایا جائے گا کہ مال لانے والوں کو الہام ہوگا کہ مسیح موعود کے پاس لے کر جاؤ۔ پھر وہ مال آتا ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ حضور مجھے فلاں بزرگ نے آ کر خواب میں کہا اور کوئی کہتا تھا حضور مجھے الہام ہوا میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کہیں نہ کہیں سے بھیج دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود لوگوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ جو دوسروں کا محتاج ہو پھر اس کے لئے ایسا نہیں ہوتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ پر کوئی بھروسہ کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے سامان پیدا کرتا ہے۔ حضرت مولوی (نورالدین) صاحب سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مجھے کچھ ضرورت پیش آئی میں نے نماز میں دعا مانگی مصلی اٹھانے پر ایک پونڈ پڑا تھا میں نے اسے لے کر اپنی ضرورت پر خرچ کیا۔ تو خدا تعالیٰ خود سامان کرتا ہے کسی کو الہام کرتا ہے کسی کو خواب دکھاتا ہے اس طرح اس کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ لیکن کبھی اس طرح پر بھی ہوتا ہے کہ وہ ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ابتدائی مرحلہ یہی ہے کہ اس کی ضروریات ہی نہیں بڑھتیں اور اگر ضروریات پیش آتی ہیں تو پھر ایسے سامان کئے جاتے ہیں کہ وہ مٹ جاتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہے اب اس کے لئے دوائی وغیرہ کے لئے روپوں کی ضرورت ہے۔ دعا کی۔ بیمار ہی اچھا ہو گیا تو اب روپوں کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ تو ابتدائی مرحلہ یہی ہے کہ ضرورت پیش ہی نہیں آتی۔

پہلی حکمت یہ ہے کہ وہ لوگوں کا محتاج ہی نہیں ہوتا۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ لوگوں کا رجوع اس کی طرف ہو جاتا ہے۔ خدا خود لوگوں کے ذریعے سامان کراتا ہے۔ ہمارے سلسلے کے علماء اور دوسرے مولویوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لو ان کو لوگ خود نذر پیش کرتے ہیں۔ اور مولوی مانگتے پھرتے ہیں۔ ایک پیر تھا وہ ایک اپنے مرید کے گھر گیا وہ مرید اسے جب وہ آتا تھا ایک روپیہ دیا کرتا تھا اس دن اس نے ایک اٹھنی پیش کی۔ پیر نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں تو روپیہ لوں گا۔ غرض وہ اٹھنی دیتا تھا وہ روپیہ مانگتا تھا۔ بہت تکرار کے بعد اس مرید نے کہا جاؤ میں نہیں دیتا۔ تمام رات وہ پیر باہر کھڑا رہا رات کو بارش ہوئی تھی اس میں بھیگا۔ صبح کہنے لگا کہ اچھا لاؤ اٹھنی۔ تو یہ حالت ہوتی ہے جو دوسروں کے محتاج ہیں۔ زلزلے کا ذکر ہے باہر باغ میں ہم ہوتے تھے۔ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی۔ **فرمانے لگے قرض لے لیں پھر فرمانے لگے قرضہ ختم ہو جائے گا۔ تو پھر کیا کریں گے چلو خدا سے مانگیں نماز پڑھ کر جب آئے تو پھر فرمانے لگے ضرورت پوری ہو گئی۔** ایک شخص بالکل میلے کچیلے کپڑوں والا نماز کے بعد مجھے ملا........ اس نے ایک تھیلی نکال کر دی۔ اس کی حالت سے میں نے سمجھا کہ یہ پیسوں کی تھیلی ہوگی کھولا تو معلوم ہوا کہ دو سو روپیہ ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی حاجات کو جو اس پر توکل رکھتے ہیں اس طرح پورا کیا کرتا ہے۔ تم کبھی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو۔

سوال ایک زبان سے ہوتا ہے اور ایک نظر سے۔ تم نظر سے بھی کبھی سوال نہ کرو۔ پس جب تم ایسا کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ خود سامان کرے گا۔ اس صورت میں جب کوئی تمہیں کچھ دے گا بھی تو دینے والا پھر تم پر احسان نہیں سمجھے گا بلکہ تمہارا احسان اپنے اوپر سمجھے گا۔"

(انوار العلوم جلد 3 صفحہ 291)

مجلس علمی جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کے زیر اہتمام

دوسری سالانہ تقریب تقسیم انعامات علمی مقابلہ جات

مورخہ 22 راپریل 2004ء ساڑھے پانچ بجے سہ پہر مجلس علمی جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کے زیر اہتمام دوسری سالانہ تقریب تقسیم انعامات علمی مقابلہ جات 2003ء-2004ء منعقد ہوئی۔ جامعہ کے جملہ طلباء نے 14 انفرادی اور 7 اجتماعی علمی مقابلوں میں بھرپور حصہ لیا اور پوزیشنز حاصل کر کے انعامات کے حقدار ٹھہرے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جامعہ کے 4 طلباء نے مختلف زبانوں میں تقاریر کیں۔ پہلے طالبعلم نے برکات الدعا کے موضوع پر عربی میں، دوسرے طالبعلم نے حضرت مسیح موعود کے عشق رسولؐ کے موضوع پر اردو میں، تیسرے طالبعلم نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر فارسی میں اور چوتھے طالبعلم نے دین حق امن کا مذہب کے موضوع پر انگریزی میں تقاریر کیں۔

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب نگران مجلس علمی نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور علمی مقابلہ جات کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مقابلہ جات کا آغاز ایک حمدیہ مجلس کے انعقاد سے ہوا۔ کل 21 مقابلہ جات ہوئے جن میں 14 انفرادی اور 7 اجتماعی تھے۔ اجتماعی مقابلے تمام طلباء کے چھ احزاب (گروپس) کے مابین ہوئے۔ ان مقابلوں کے آخر پر ایک مجلس شعر و سخن بھی برپا ہوئی جس میں اساتذہ اور طلباء نے اپنے اشعار سنائے یہ پروگرام نہایت دلچسپ تھا۔ اس تقریب میں ان علمی مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء اور گروپس کو مہمان خصوصی نے انعامات دئے اس کے ساتھ ہی آل ربوہ اور آل پاکستان علمی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ سب سے زیادہ انعامات مکرم حافظ عبدالناصر صاحب نے حاصل کئے، اول محمود گروپ رہا جس کے نگران مکرم عطاء المومن زاہد صاحب اور سیکرٹری نے انعام اور شیلڈ وصول کی۔ مکرم مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب میں ان مقابلہ جات کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا اور اعزاز پانے والے طلباء کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا جامعہ احمدیہ کے قیام کی غرض عالم باعمل پیدا کرنا ہے اور اس حوالے سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش کئے۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔ جامعہ کی لائبریری میں مہمانان کے لئے ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

(رپورٹ: ایف شمس)

جے تو میرا ہوویں سب جگ تیرا ہو

مصیبت اور پریشانی نے مانا تجھ کو گھیرا ہو
عزیزوں نے بھی وقت بے کسی میں منہ کو پھیرا ہو
دل مضطر سے سرگوشی میں کہتا ہے کوئی عرشی
"جے توں میرا ہو رویں سب جگ تیرا ہو"

ارشاد عرشی ملک

وقف عارضی، نظام وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔
"عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے"۔

(الفضل 10 راگست 1966ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہے کرشن روڈ ر گوپال تیری مہما ہو تیری استتی گیتا میں موجود ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود کا عظیم الشان الہامی دعویٰ اور تاریخی صداقتیں

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

(قسط اول)

حضرت مسیح موعود کے ظہور کے وقت قریباً تمام مذاہب کے پیروکار ایک آنے والے موعود اور مصلح کے منتظر تھے۔ اور اس کی آمد کے متعلق پیشگوئیاں اپنی مذہبی کتب سے نکال کر پیش کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف دنیا بڑھتے ہوئے روابط کی وجہ سے ایک ملک بنتی جا رہی تھی۔ اور یہ ممکن نہیں تھا کہ ایک خدا کی طرف سے مختلف مصلح ظہور کرتے اور مختلف سمتوں میں دنیا کی راہنمائی شروع کر دیتے۔

درحقیقت یہ پیشگوئیاں ایک ہی وجود کے بارے میں تھیں جو مختلف صفاتی ناموں سے معروف تھیں اور مذہبی لٹریچر میں اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ دوسرے دعاوی کے علاوہ حضرت مسیح موعود نے مثیل کرشن ہونے کا دعویٰ بھی فرمایا تھا اور ہندوؤں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ تم جس اوتار کے منتظر تھے وہ میں ہی ہوں اور اس عظیم مصلح کرشن کا مثیل ہوں جس نے آج سے ہزاروں سال قبل اسی ہندوستان کی زمین پر ظہور کیا تھا۔

مثیل کرشن ہونے کے الہامات

آپ کو مثیل کرشن ہونے کی اطلاع ایک سے زیادہ مرتبہ الہام اور رویا کے ذریعے دی گئی تھی۔ اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دی گئی تھی کہ تمام تر اختلافات کے باوجود بالآخر ہندو قوم آپ کے ذریعہ حق کی طرف رجوع کرے گی۔

چنانچہ لیکچر سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''.........اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کر رہا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور بااقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ **ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے** سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں''۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 229،228)

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں:

''جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''دو دفعہ ہم نے رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں اور ایک دفعہ الہام ہوا ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔ لفظ رودر کے معنی نذیر اور گوپال کے معنے بشیر کے ہیں''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 201)

آپ اپنی ایک رویا کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

''ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک کشادہ پیشانی والے ہیں۔ کرشن جی نے اٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملا کر چسپاں کر دی''۔

(تذکرہ صفحہ 381)

حضرت مسیح موعود کے اس الہام میں ہندی کی بہت سی مذہبی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ ان اصطلاحات کا استعمال گیتا اور ہندوؤں کے دیگر مذہبی لٹریچر میں بھی ملتا ہے۔ ان الفاظ کے مختصر معانی یہ ہیں۔

کرشن

یہ ہندوؤں کے مقدس اوتار تھے۔ ان کے زمانے کے تعین کے بارے میں بہت سا اختلاف پایا جاتا ہے اور حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ایک اندازے کے مطابق ان کا ظہور ہندوستان میں حضرت عیسیٰ سے قریباً ایک ہزار سال قبل ہوا تھا۔ کرشن کے لفظ معنی ہیں کالا، نیلگوں، کویل، دسواں، حضرت مسیح موعود کی رویا میں بھی حضرت کرشن کو سیاہ رنگ کا دکھایا گیا تھا اور ہندوؤں کی روایات میں بھی آپ کو سیاہ یا نیلے رنگ کا بیان کیا گیا ہے۔ ہندوؤں کے مطابق حضرت کرشن بھی حضرت رام کی طرح وشنو دیوتا کے مظہر تھے۔ وشنو دیوتا استحکام کی علامت سمجھا جاتا ہے اور اس کی طرف رحم، دعاؤں کا سننا اور مدد کرنا منسوب کیا جاتا ہے۔ اور برائی کو مٹانے اور نیکی کو قائم کرنے کے لئے ہندوستان میں اس دیوتا نے بار بار جنم لیا ہے۔

روڈر

اس کے لفظی معنی ہیں غصہ، غضب، ڈراؤنا، خوفناک، دھوپ۔ یہ ایک صفاتی نام تھا جو بالآخر ہندوؤں کے لٹریچر میں ایک ایسے دیوتا کے متعلق استعمال ہوا جس کی طرف جلالی صفات منسوب ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے یہ نذیر کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔

گوپال

اس کے لفظی معنی ہیں گائیوں کو پالنے والا۔ یہ حضرت کرشن کا لقب ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ کا بچپن ایسے قبیلے میں بسر ہوا تھا جن کا پیشہ گائیوں کو پالنا تھا اور اس لئے حضرت کرشن بچپن سے ہی گائیوں کی نگہداشت کیا کرتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ان ظاہری مطالب پر اکتفا نہیں فرمائی بلکہ تحریر فرمایا ہے کہ اس کے معنی ہیں'' گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار۔

استتی اور مہما کا مطلب تعریف اور ستائش ہے۔

گیتا

یہ ہندوؤں کی مقدس کتاب ہے جو حضرت کرشن کے ان ارشادات پر مشتمل ہے جو آپ نے ایک اہم جنگ سے قبل اپنے خاص مرید ارجن کو ارشاد فرمائے تھے۔

حضرت کرشن کی پیشگوئی

یہاں سب سے پہلے تو یہ سوال اٹھتا ہے کہ حضرت کرشن کے دوبارہ ظہور کی یا ان کے مثیل کے آنے کی کوئی پیشگوئی موجود ہے کہ نہیں یا دوسرے الفاظ میں آپ کی دوبارہ آمد کا انتظار کیوں کرنا چاہئے تھا۔ اس کا جواب اسی کتاب میں ہے جس کا ذکر اس الہام میں موجود ہے یعنی گیتا میں حضرت کرشن فرماتے ہیں:

''جب بھی نیکی مفقود ہو جاتی ہے اور بدی بڑھ جاتی ہے، اس وقت میں اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہوں میں مختلف زمانوں میں سچائی کو بچانے، بروں کو تباہ کرنے اور راستی کو قائم کرنے کے لئے آتا ہوں''

(گیتا باب 4)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت کرشن نے تو واضح اعلان کیا تھا کہ جب سچائی اور نیکی دنیا سے اٹھ جائے گی اور برائی کا غلبہ ہونے لگے گا تو وہ دنیا میں ظہور کریں گے۔ لیکن یہ علامات تو کب کی پوری ہو چکی ہیں۔ جدید دور کے ساتھ زمانے نے ایک بالکل نیا رنگ اختیار کر لیا۔ دہریت کی ہواؤں سے مذہبی اقدار کو پامال کرنا شروع کر دیا۔ ہر قسم کی برائی عام ہونے لگی۔ اگر اس صورت حال میں بھی کسی کرشن کا ظہور نہ ہوتا تو حضرت کرشن کی پیشگوئی غلط ثابت ہوتی۔ حضرت کرشن نے اپنی آمد کے لئے ضرورت زمانہ سب سے بڑی علامت بیان فرمائی تھی۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں خود کرشن جی کے پیروکار یہ محسوس کر رہے تھے کہ یہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ہی کوچہ پاتی رام، دہلی سے ایک ہندو پنڈت بالمکند جی نے اشتہار شائع کروایا کہ کرشن جی کی دوبارہ آمد کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں اور اب کرشن جی ظہور فرمانے والے ہیں اور اس اشتہار کے آخر میں یہ معنی خیز جملہ بھی تحریر کیا کہ میرے اس تھوڑے لکھے کو بہت جانو کیونکہ عقلمندوں کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی میں اس اشتہار کو شائع بھی فرمایا تھا۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 522 تا 524)

کلکی اوتار

ہندوؤں کی مقدس تحریروں کے مطابق بھی وشنو دیوتا کے بہت سے اوتار ہندوستان میں آ چکے ہیں۔ ان کی تعداد کے متعلق اختلاف ہے لیکن اکثر نے ان کی تعداد دس بیان کی ہے بعض تحریروں میں تعداد اس سے زیادہ بھی بیان کی گئی ہے۔ مگر یہ عقیدہ معروف ہے کہ ابھی ایک آخری اور سب سے عظیم اوتار نے ہندوستان میں ظہور کرنا ہے۔ اس کا نام ''کلکی اوتار''

بیان کیا گیا ہے۔ وہ بھی کرشن کی طرح وشنو کا ہی مظہر ہو گا اور اس طرح اس کی آمد کرشن کی آمد ثانی ہو گی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

''اور ایسے ہی اقوال ہندوؤں میں بھی کیثرت پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے گزشتہ اوتاروں کے ناموں پر آئندہ اوتاروں کی انتظار کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی آخری اوتار کو جس کو کلکی اوتار کے نام سے موسوم کرتے ہیں کرشن کا اوتار مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسا کہ کرشن کی صفات میں سے رودر گوپال یعنی سوروں کو ہلاک کرنے والا اور گائیوں کو پالنے والا ایسا ہی کلکی اوتار ہو گا۔ یہ ایک کرشن کی صفات کی نسبت استعارہ ہے کہ وہ درندوں کو ہلاک کرتا تھا یعنی سوروں اور بھیڑیوں کو اور گائیوں کو پالتا تھا یعنی نیک آدمیوں کو............''

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 316-317)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''اور وہ میں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آئے ہیں کہ وہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہو گا اور انہوں نے اس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ وہ برہمن کے گھر میں جنم لے گا یعنی وہ جو برہم کو سچا اور واحد لاشریک سمجھتا ہے''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 318)

کلکی اوتار کو وشنو کا آخری اوتار بتایا جاتا ہے۔ کرشن جی کے رخصت ہونے کے بعد برائی کے دور کالی یگ کا آغاز ہوا تھا اور کہا جاتا ہے کہ کلکی اوتار آ کر ہندوستان میں برائی کے اس دور کو ختم کرے گا۔ بعض روایات میں اسے سفید گھوڑے پر ایک سوار کے روپ میں اور ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ وہ آ کر بروں کو ختم کرے گا اور نیکوں کی حفاظت کرے گا۔

(Devi- Devata by Subhadra Sen Gupta Page 149)

اس کی علامات ہندوؤں کی قدیم تحریروں وشنو پران اور کلکی پران میں درج ہیں۔ ان تحریروں کے مکمل محفوظ ہونے کے متعلق تو کافی شکوک وشبہات کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن تحریف کی دھند میں اصلی پیشگوئیوں کے آثار نظر آ ہی جاتے ہیں۔ وشنو پران کے مطابق جس وقت کلکی اوتار کا ظہور ہو گا اس وقت وید پر عمل تقریباً ختم ہو چکا ہو گا۔ یہ اوتار ایک نمایاں برہمن کے گھر میں پیدا ہو گا۔ کلکی اوتار ظلم کرنے والے چوروں اور وحشیوں کو ختم کر دے گا۔ کلکی کے آنے پر لوگوں کے ذہن صاف اور بیدار ہو جائیں گے۔ اور ان بیدار ذہن لوگوں کی نسل سے نئے دور کا آغاز ہو گا۔

(Vishnu Puran 4.24)

کالکی پران میں کالی یگ کی یہ علامات لکھی ہیں۔ اس وقت برہمن وید کو چھوڑ دیں گے۔ برہمن شودروں کی خدمت کریں گے۔ گوشت بیچیں گے۔ شراب کے نشے میں مست رہیں گے۔ بحث مباحثے اور تنازعے کو پسند کریں گے۔ دولت مندوں کا عالی نسب لوگوں کی طرح ادب کیا جائے گا۔ غریبوں کو پسند نہیں کیا جائے گا۔ لوگ دور افتادہ مقامات کی زیارت کے لئے جائیں گے۔ بیویاں اپنے خاوندوں سے وابستہ نہیں رہیں گی۔ بیوہ عورتیں لوگوں میں آزادانہ گھلیں ملیں گی۔ لوگوں پر ٹیکسوں کا بوجھ بڑھ جائے گا۔ ذاتیں آپس میں خلط ملط ہو جائیں گی اور لوگ خدا کا نام بھی نہیں لیں گے۔

(Kalki Puran I (I) V. 23.30)

کلکی پران میں کلکی اوتار کے گاؤں کا نام شمبل لکھا ہے۔ اس کی ماں کا نام ساتی (Samati) اور باپ کا نام وشنو یاس ہو گا۔

(Kalki Puran I (2) Verse 11,15)

کلکی پران میں لکھا ہے کہ کلکی اوتار کو جنگیں بھی لڑنی پڑیں گی۔ ان میں سے ایک جنگ میں دشمن ملک کا نام کیکات پور (Kikatpur) ہو گا اور اس کے باشندے خدا کو نہیں مانتے ہوں گے۔ ان کے سربراہ کا نام ''جن'' ہو گا۔ اس جنگ میں زخمی ہونے کے بعد کلکی اوتار فتحیاب ہو گا اور وہ جن کو کہے گا کہ میرے سامنے آؤ میں تمہیں تیر سے چھید دوں گا۔

(Kalki Puran II (7) Verse 15-18)

اس جنگ میں دشمن فوج کے مردوں کے قتل ہونے کے بعد ان کی بیویاں رتھوں، گھوڑوں اور حتیٰ کہ پرندوں پر سوار ہو کر میدان میں اتریں گی۔ وہ تلواروں اور نیزوں سے لیس ہوں گی۔ لیکن پھر ان کے ہتھیار انسانی روپ دھار کر بولنے لگ جائیں گے۔ اور ان کو بتائیں گے کہ وہ ایک اوتار سے مقابلہ کر رہی ہیں۔

(نوٹ: کلکی پران اور وشنو پران کے حوالے انٹرنیٹ سے لئے گئے ہیں۔ مکمل متن دستیاب نہیں تھا)

استعارات

کالی یگ کی علامات پوری ہو چکی ہیں، یہ بات تو واضح ہے۔ اگر ٹھنڈے دماغ سے سوچا جائے تو بیان کردہ بہت سی تفاصیل کو یا تو تحریف ماننا پڑے گا یا پھر تمثیلی بیان سمجھ کر تاویل کرنا پڑے گی۔

ورنہ اب جب کہ کالی یگ کی علامات پوری ہو چکی ہیں تو اس نام کا کون سا ملک اب دنیا میں موجود ہے جس کی اتنی عظیم الشان فوج بھی ہو۔ اور اب کون سا زمانہ ہے کہ گھوڑوں، اونٹوں اور رتھوں پر بیٹھ کر تیروں، تلواروں اور نیزوں سے جنگیں لڑی جائیں، اور یہ ذکر کہ ہتھیار نہ صرف بولنے لگ جائیں گے بلکہ پورا پر معرفت خطاب بھی کریں گے۔ اس بات کو صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اس بیان کو استعارہ سمجھنا چاہئے۔ یہ روحانی معرکوں کا ذکر ہے جس کے نتیجے میں کالی یگ کے اندھیرے ختم ہوں گے۔ ورنہ کالی یگ کا سب سے بڑا فتنہ تو غلط اعتقادات اور دہریت کو بیان کیا گیا ہے تو پھر یہ بعید از عقل بات ہے کہ محض ایک دو لشکروں کو شکست دینے سے لوگوں کے خیالات راستی پر قائم ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ کلکی اوتار کے گاؤں کا جو نام بیان ہوا ہے۔ وہ استعارہ ہے جبکہ بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ استعارہ نہیں بلکہ درحقیقت وہ اوتار شمبل نام کے گاؤں میں جنم لے گا۔ بدھ مت کے لٹریچر میں بھی شمبل نام کی ایک سلطنت کا ذکر ملتا ہے۔ یہ ایک ایسی سلطنت ہے جو زمین پر تو موجود ہے لیکن دنیا والوں کی نظر سے اوجھل ہے۔ اس میں صرف کامل لوگ رہتے ہیں اور صرف کامل لوگ ہی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس کا نقشہ آٹھ پتیوں والے ایک کنول کے پھول کی مانند ہے۔ اس کا بادشاہ کلکی کہلاتا ہے۔ اور اس کے بادشاہ سو سال کے لئے حکومت کرتے ہیں۔ آخری بادشاہ رودر کا کرن ہو گا جس کے عہد میں ایک بڑا بادشاہ اس سلطنت پر حملہ کرے گا لیکن روذر کا کرن کا لشکر اسے شکست دے گا۔ اس فتح کے بعد دنیا میں ایک ہزار سال کے سنہرے دور کا آغاز ہو گا۔ اس بیان میں جو لطیف استعارات موجود ہیں۔ ان کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اس کے عظیم بادشاہ کو بھی ''رودر'' کا نام دیا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود کو بھی الہام میں رودر قرار دیا گیا تھا۔ اور سو سال کے بعد ایک نیا بادشاہ بننا، سو سال کے بعد تجدید دین کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ اور رودر کا کرن کی فتح کے بعد ہزار سالہ سنہرا دور ہمارے عہد کے آخری ہزار سال یعنی الف آخر کو ظاہر کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ ان روایات پر بنیاد کرتے ہوئے لوگوں نے بہت سے سالوں میں ہونے والے اہم واقعات کی بھی پیشگوئی کی ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ لازماً ان پیشگوئیوں میں استعارات استعمال ہوئے ہیں ورنہ دنیا کا کون سا چپہ ہے جو اب نظروں سے اوجھل رہ گیا ہے۔

استعارات کے علاوہ بھی کلکی اوتار کی بعض دلچسپ علامات بیان ہوئی ہیں۔ مثلاً لکھا ہے کہ وہ جدوجہد کے آغاز سے قبل ایک شادی کرے گا اور اس سے اس کے دو بیٹے ہوں گے اور جدوجہد کے آغاز کے بعد وہ دوسری شادی کرے گا۔ یہ علامات حضرت مسیح موعود کی زندگی پر پوری ہوتی ہیں۔

(Kalki puran II (6) Verse 32,36

(Kalki Puran III (10) Verse 25,26)

روذر گوپال

اس الہام میں حضرت مسیح موعود کو روذر گوپال کے صفاتی نام دیئے گئے ہیں۔ گوپال کا مطلب ہے گائیوں کو پالنے والا اور یہ حضرت کرشن کا صفاتی نام تھا۔ اس الہام میں حضرت مسیح موعود نے اس کے یہ معانی بیان فرمائے ہیں:

''گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار''۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 237)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس الہام میں رد لفظ بشیر کی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اور روودر کا لفظی مطلب ہے غضب، غصہ، ڈراؤنا یہ لفظ نذیر کے مطلب میں استعمال ہوا ہے۔ ہر مامور جہاں بشیر ہوتا ہے وہاں نذیر بھی ہوتا ہے کیونکہ اس کا انکار کر کے بدکردار عذاب کے سزاوار ہو جاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک صفاتی نام تھا جو رفتہ رفتہ ہندوؤں میں ایک دیوتا کی طرف منسوب ہونے لگا جو غضب اور سزا کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ رگوید میں اس کو ایسے دیوتا کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جو بجلی اور تیر کمان سے مسلح ہے اور بری ارواح کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے لیکن اپنے ساتھیوں سے سخاوت سے پیش آتا ہے اور انہیں صحت اور انعامات سے نوازتا ہے۔

(Rigved Hymn 33)

گیتا میں اسے ایسے دیوتا کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو طوفان پر سوار ہے اور اتھروید میں رودر کو ان ارواح کو نکالنے کے لئے پکارا گیا ہے جو انسانوں اور مویشیوں کے لئے خطرناک ہیں اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ رودر ان ارواح خبیثہ کی ہڈیاں تک توڑ دے گا۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ خود گیتا میں لکھا ہے کہ حضرت کرشن نے اپنے دیگر صفاتی ناموں کے علاوہ اپنے لئے روذر کا صفاتی نام بھی استعمال فرمایا تھا۔

(Gita Chapter 11, verse 5,6)

تیری استتی گیتا میں ہے

الہام کے یہ الفاظ کہ تیری استتی گیتا میں ہے یعنی تیری تعریف یا مدح یا ستائش گیتا میں موجود ہے، بتاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے اوصاف گیتا میں بیان کئے گئے ہیں۔

گیتا کا پس منظر مہا بھارت کی کہانی میں ہے۔ مہا بھارت میں کوروں اور پانڈوؤں کی چپقلش کی داستان بیان کی گئی ہے۔ کورو اور پانڈو آپس میں چچازاد تھے۔ پانچ پانڈو بھائی حق کی علامت کے طور پر اور سو کورد بھائی باطل کی علامت کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ بہت سی اونچ نیچ کے بعد جب دونوں گروہوں میں ایک آخری معرکہ ناگزیر نظر آتا ہے تو کوروں کی طرف سے ان کا بڑا بھائی دریودھن اور پانڈوؤں کی طرف سے ان کا منجھلا بھائی ارجن وقت کے اوتار اور ریاست دوارکا کے راجہ کرشن کی مدد حاصل کرنے کے لئے بیک وقت پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت کرشن کہتے ہیں کہ تم میں سے ایک کو میری فوج ملے گی اور ایک کے ساتھ صرف اکیلا میں جاؤں گا لیکن خود لڑائی میں حصہ نہیں لوں گا۔ چونکہ میری نظر پہلے ارجن پر پڑی تھی اس لئے پہلا اختیار اسے دیا جاتا ہے۔ ارجن دوارکا کی ساری فوج چھوڑ دیتا ہے اور صرف حضرت کرشن کا ساتھ مانگ لیتا ہے۔ اور دریودھن بھی خوش خوش واپس آتا ہے کہ مفت میں اتنی بڑی فوج ہاتھ لگی۔ بالآخر کروکشیتر کے میدان میں دونوں افواج صف آراء ہوتی ہیں۔ پانڈوؤں کی طرف سے جب ارجن میدان میں نکلتا ہے تو اس کی نظر دشمن کی افواج پر پڑتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ مدمقابل اس کے اپنے رشتہ دار، بزرگ اور استاد

باقی صفحہ 6 پر

مرسلہ: نظارت تعلیم

میٹرک کے بعد آپ کیا کر سکتے ہیں

میٹرک کرنے والے طلباء کے لئے چند اہم مشورے

کیا آپ نے سوچا ہے کہ میٹرک کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہیں یا کیا کر سکتے ہیں۔ مستقبل کی منصوبہ بندی ابھی سے کیجئے تا کہ آئندہ کی پریشانی سے بچا جا سکے۔ نیز منصوبہ بندی کرنے اور اس پر عمل کرتے وقت خدا تعالیٰ سے دعا بھی کریں کہ وہ آپ کی صحیح رنگ میں رہنمائی فرمائے اور درست فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی رہنمائی کے لئے کچھ معلومات مہیا کی جا رہی ہیں۔

وقف زندگی اور جامعہ

احمدیہ میں داخلہ

ایسے احمدی طلباء جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہوں ان کو چاہئے کہ ''الفضل'' کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اس میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا اعلان شائع ہوتا ہے نیز مزید معلومات کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید سے بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔ احمدی نوجوان کے لئے یہ سب سے بہترین شعبہ ہے کیونکہ اس کے تحت نوجوانی ہی میں خدا تعالیٰ کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کر کے اس کے کاموں میں لگا دیا جاتا ہے۔ جماعتی لٹریچر اور اخبارات و رسائل کا مطالعہ کریں اور دینی معلومات میں اضافہ کریں۔

ایف اے

ایسے طلبہ جو F.A کرنے کے خواہش مند ہوں وہ غور اور دعا کے بعد ایسے مضامین کا انتخاب کریں جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ آئندہ کی پیشہ ورانہ زندگی کے لئے بھی مفید ہوں مثلاً اکنامکس۔ شماریات۔ میتھ۔ یہ مضامین F.A میں پڑھنے کے بعد کامرس اور خاص طور پر چارٹرڈ اکاؤنٹنگ کی فیلڈ کی طرف جانے کے لئے بھی مددگار ہوتے ہیں۔ اور آج کل اکاؤنٹنگ خاص طور پر چارٹرڈ اکاؤنٹنگ اور کاسٹ اینڈ مینیجمنٹ اکاؤنٹنگ زیادہ مشہور ہیں اور کثرت سے طلبہ ان کا رخ کرتے ہیں۔ دوسرے مضامین پڑھنے والے طلبہ بھی ان فیلڈز کو اختیار کر سکتے ہیں لیکن شماریات۔ اکنامکس اور ریاضی پڑھنے والوں کی چونکہ Background مضبوط ہوتی ہے اس لئے زیادہ بہتر طور پر ان فیلڈز میں چلنے کا امکان ہوتا ہے۔ ان فیلڈز میں جانے سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوتا ہے اور یہ ٹیسٹ عام طور پر ریاضی۔ انگریزی اور جنرل نالج پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور وہ طلبہ جو میٹرک کے بعد F.A میں پہلے دن ہی سے مطالعہ میں باقاعدگی رکھتے ہیں ان کے لئے اس قسم کے ٹیسٹ کلیئر کرنا آسان ہوتا ہے۔

ایف۔ اے اور کمپیوٹر سائنس

ایف۔ اے میں میتھ پڑھنے والے طلبہ۔ کمپیوٹر سائنس کے ڈگری پروگرام میں بھی داخلہ لینے کے اہل ہوتے ہیں۔ عام طور پر حکومتی ادارہ جات میتھ کے ساتھ F.A کرنے والے طالب علم کو کمپیوٹر سائنس میں داخلہ نہیں دیتے اس کے لئے F.Sc پری انجینئرنگ ہونا لازمی ہے لیکن بہت سے اعلیٰ معیار کے پرائیویٹ ادارہ جات F.A (میتھ) کی بنیاد پر بیچلرز کمپیوٹر سائنس میں داخلہ دیتے ہیں۔ اگر F.A میں میتھ پڑھی ہو اور اس کے بعد حکومتی ادارہ سے سادہ B.A میتھ کے ساتھ مکمل کیا ہو تو پھر ماسٹرز کمپیوٹر سائنس میں حکومتی ادارہ جات میں داخلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور شرط یہی ہے کہ ہر لیول پر میتھ پڑھی ہو۔

صحافت یا ابلاغیات

آج کل کے زمانے میں ایک اور ابھرتی ہوئی فیلڈ ''صحافت'' یا ماس کمیونیکیشن بھی ہے اور کثرت سے احمدی نوجوانوں کو اس طرف بھی آنا چاہئے۔ خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا اور بالخصوص انفارمیشن ٹیکنالوجی کے متعارف ہونے کے بعد اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ F.A اور F.Sc دونوں قسم کے پروگرام کرنے کے بعد بیچلرز میں اگر اختیاری مضمون کے طور پر صحافت رکھی جائے تو ماسٹرز (ایم اے) میں جانا آسان ہوتا ہے ورنہ صرف B.A اور B.Sc بغیر صحافت کے مضمون کے بھی ایم اے میں جایا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے B.A کے نمبر اچھے ہونا ضروری ہیں۔ اس میدان میں کمپیوٹر کے تعارف کے بعد جدت آ گئی ہے نیز مقابلہ بھی سخت ہو گیا ہے اور داخلہ حاصل کرنے سے قبل بہت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ریڈیو، ٹی وی، سیٹلائٹ چینلز اور اخبارات و رسائل میں نوکری کے مواقع ہوں گے۔

ایم بی اے

F.A کرنے والے طلبہ B.B.A (بزنس ایڈمنسٹریشن) کرنے کے بعد MBA بھی کر سکتے ہیں۔ حکومتی ادارہ جات میں داخلہ انٹرمیڈیٹ میں حاصل کردہ نمبروں اور پرائیویٹ ادارہ جات میں داخلہ کا معیار ٹیسٹ کلیئر کرنا ہے۔ اس کے علاوہ F.A کے بعد سادہ B.A کرنے کے بعد بھی MBA کیا جا سکتا ہے۔

ایم ایس سی

اگر کسی کو کسی خاص مضمون میں ایم اے یا ایم ایس سی کرنے کا شوق ہو تو کوشش کی جائے کہ F.A یا F.Sc میں اس سے ملتا جلتا مضمون رکھا جائے تا کہ شروع دن ہی سے اس پر محنت کی جائے تا کہ اپنے ہدف کو حاصل کیا جا سکے۔

ایل ایل بی

F.Sc/F.A کرنے والے طلبہ لاء (قانون) L.L.B کی تعلیم بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں داخلہ کے لئے B.Sc/B.A ہونا لازمی ہے۔ حکومتی ادارہ جات میں داخلہ کا میرٹ بنایا جاتا ہے اور پرائیویٹ ادارہ جات میں داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوتا ہے L.L.B کی تعلیم میں پرائیویٹ ادارہ جات غیر معمولی کردار ادا کر رہے ہیں۔

پری میڈیکل

F.Sc پری میڈیکل کرنے کے بعد MBBS۔ بی فارمیسی۔ ڈینٹل سرجری اور ایگریکلچر اور DVM میں بھی داخلہ لیا جا سکتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے MBBS اور ڈینٹل سرجری میں داخلہ صرف F.Sc میں حاصل کردہ نمبروں پر نہیں دیا جاتا بلکہ اب داخلہ ٹیسٹ جو انگریزی۔ فزکس۔ کیمسٹری اور بیالوجی پر مشتمل ہوتا ہے کو اچھے نمبروں سے کلیئر کرنا پڑتا ہے اور عام طور پر اس ٹیسٹ کے کل میرٹ میں سے 40 فی صد حصہ ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات F.Sc میں نسبتاً کم نمبر حاصل کرنے والے ٹیسٹ میں غیر معمولی نمبر حاصل کرنے کے بعد اچھے میڈیکل کالج میں داخلہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اس ٹیسٹ کی تیاری بہت محنت سے کرنا ہوتی ہے اور اس کا دار و مدار F.Sc کے دوران ایک معین ٹائم ٹیبل کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ بعض منظور شدہ پرائیویٹ ادارہ جات میڈیکل کی ڈگری کرواتے ہیں اور ان میں داخلہ کے لئے داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہے۔ نیز حکومتی ادارہ جات کے مقابلہ پر ان ادارہ جات کی غیر معمولی فیس ہوتی ہے جس کو ادا کرنا ہر ایک کے لئے مشکل ہوتا ہے اس لئے اول ترجیح حکومتی ادارہ جات کو دینا چاہئے۔ جہاں داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنے کے بعد داخلہ ہو جائے تو پرائیویٹ ادارہ جات کے مقابلہ پر اخراجات کم ہوتے ہیں۔

☆ F.Sc پری میڈیکل کرنے کے بعد B.Com- B.Sc-B.A اور B.B.A بھی کیا جا سکتا ہے۔

پری انجینئرنگ

F.Sc پری انجینئرنگ کرنے کے بعد حکومتی انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں الیکٹریکل۔ سول۔ مکینیکل۔ آرکیٹکچر۔ الیکٹرانکس۔ میٹالرجی انڈسٹریل۔ ایرو نائیکل۔ ٹیلی کمیونیکیشن اور کمپیوٹر انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ گزشتہ دو سالوں سے داخلہ کا میرٹ صرف F.Sc میں حاصل کردہ نمبروں پر نہیں بنایا جاتا بلکہ کل میرٹ کا 40 فی صد حصہ داخلہ ٹیسٹ (جو انگریزی۔ فزکس۔ کیمسٹری اور میتھ پر مشتمل ہوتا ہے) کا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اس ٹیسٹ کی تیاری کا دار و مدار F.Sc کے دوران باقاعدہ پڑھائی کے ساتھ بھی ہے۔ اور داخلہ ٹیسٹ ہونے کی وجہ سے مقابلہ اور بھی سخت ہوتا جا رہا ہے۔ کچھ اعلیٰ معیار کے تعلیمی پرائیویٹ ادارہ جات بھی انجینئرنگ کرواتے ہیں لیکن داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوتا ہے۔

کمپیوٹر سائنس

کثرت سے F.Sc کرنے والے طلبہ کمپیوٹر سائنس کی فیلڈ اختیار کرنا چاہتے ہیں حکومتی ادارہ جات میں جو کمپیوٹر سائنس کرواتے ہیں وہ صرف ان طلبہ کو داخلہ دیتے ہیں جنہوں نے F.Sc پری انجینئرنگ کی ہو لیکن بعض اعلیٰ معیار کے پرائیویٹ ادارہ جات اس کو لازمی نہیں قرار دیتے بلکہ ان کی شرط میں F.Sc/F.A میں صرف میتھ پڑھا ہونا لازمی ہے اور اگر میتھ پڑھا ہو اور داخلہ ٹیسٹ کلیئر ہو تو داخلہ مل جاتا ہے۔ کمپیوٹر سائنس کو سافٹ ویئر انجینئرنگ بھی کہا جاتا ہے اور اسی سے تعلق رکھنے والی فیلڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (I T) میں بھی داخلہ کا طریق یہی ہے کہ ڈگری پروگرام میں داخلہ کی شرائط میں F.Sc/F.A میں میتھ پڑھا ہونا لازمی ہے۔

☆ F.Sc پری انجینئرنگ کرنے والے طلبہ B.Com- B.Sc-B.A -B.BA اور C.A بھی کر سکتے ہیں۔

☆ آج کل کثرت سے مختلف ادارہ جات کمپیوٹر کے Certification کورسز کروا رہے ہیں۔ کوشش یہ کی جائے کہ ان کورسز میں داخلہ سے قبل انٹرمیڈیٹ ضروری ہوں۔ اور انٹرمیڈیٹ اگر میتھ کے ساتھ ہو تو سب سے بہتر ہے۔ صرف میٹرک کے بعد ان کورسز کا رخ کرنا درست نہیں ہے۔

فائن آرٹس

☆ وہ طلبہ جو انٹرمیڈیٹ کے بعد فائن آرٹس ڈیزائننگ وغیرہ میں ڈگری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بعض ادارہ جات یہ لازمی قرار دیتے ہیں کہ انٹرمیڈیٹ میں ان طلبہ نے فائن آرٹس کا مضمون پڑھا ہو۔ لیکن اکثر ادارہ جات اس کے بغیر بھی داخلہ دیتے ہیں لیکن داخلہ ٹیسٹ میں خاص طور پر فری ہینڈ ڈرائنگ کا عمدہ مظاہرہ کرنا پڑتا ہے تب جا کر داخلہ حاصل کیا جاتا ہے۔

☆ جو طلبہ F.Sc کرنا چاہتے ہیں وہ داخلہ سے قبل اس بات کا ضرور جائزہ لیں کہ جس کالج میں وہ داخلہ حاصل کر رہے ہیں وہاں پریکٹیکلز کروائے جاتے ہیں یا نہیں۔ تاکہ بعد میں تدریسی طور پر کوئی نقصان نہ ہو جائے۔

ٹیکنیکل تعلیم

ایسے طلبہ جو میٹرک کرنے کے بعد کسی ٹیکنیکل کالج میں داخلہ حاصل کر کے تین سال کا ڈپلومہ (DAE) حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کے بعد کسی بھی انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کر سکتے ہیں اور داخلہ کی شرط میں داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہے۔ لیکن اگر DAE کے بعد بیچلرز اور پھر ماسٹرز کسی مضمون میں کرنا چاہتے ہیں تو اس کی اجازت ہے کیونکہ DAE کا کورس انٹرمیڈیٹ کے برابر ہے۔

کامرس

ایسے طلبہ جو کامرس میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ میٹرک کے بعد I.Com، C.Com اور D.Com بھی کر سکتے ہیں اور اس کے بعد C.A-B.com اور B.B.A کی طرف بھی جایا جا سکتا ہے اور خاص طور پر پرائیویٹ ادارہ جات کمپیوٹر سائنس میں بھی داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنے کے بعد داخلہ دیتے ہیں۔

ہوم اکنامکس

بعض طالبات ہوم اکنامکس مضامین پڑھنا چاہتی ہیں۔ تو وہ میٹرک کے بعد ہوم اکنامکس کالجز میں چار سالہ B.Sc میں داخلہ حاصل کر سکتی ہیں۔ یا پھر F.Sc کرنے کے بعد زرعی یونیورسٹی وغیرہ میں دو سالہ بیچلرز ہوم اکنامکس میں کر سکتی ہیں۔ ان میں مختلف پیشہ ورانہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں مثلاً چائلڈ ڈویلپمنٹ۔ فوڈ اینڈ نیوٹریشن۔ فوڈ ٹیکنالوجی آرٹس وغیرہ۔

غیر ملکی زبانیں

میٹرک کرنے کے بعد پاکستان کے بڑے شہروں میں واقع بعض ادارہ جات غیر ملکی زبانوں میں سرٹیفکیٹ رڈپلومہ کورسز کرواتے ہیں۔ ان کے بعد مختلف معیار کے اور کورسز بھی جاری رہتے ہیں نیز ساتھ پرائیویٹ طور پر انٹرمیڈیٹ ربیچلرز کر لیا جائے تو دوہرا فائدہ ہوتا ہے۔ اسلام آباد میں NUML نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز میں غیر ملکی زبانوں کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہے۔

علامہ اقبال یونیورسٹی

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی میٹرک پاس طلبہ کو بعض کورسز آفر کرتی ہے جن میں ڈیری فارمنگ۔ شہد کی مکھیاں پالنا۔ الیکٹریکل کورسز۔ آٹومکینیشن وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے داخلہ جات سال میں دو مرتبہ کھلتے ہیں جن کا اعلان قومی اخبارات میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اسی ادارہ نے مختصر المیعاد تعلیمی پروگرام STEP کے نام سے جاری کیا ہوا ہے جس کے تحت کمپیوٹر کورسز کروائے جاتے ہیں اور داخلہ سال میں کسی بھی وقت لیا جا سکتا ہے۔

پی ٹی سی

میٹرک کے بعد ہر ضلع میں واقع ٹیچر ٹریننگ کالج PTC میں داخلہ کا اعلان کرتا ہے۔ یہ معلومات ان کالجز میں مہیا ہوتی ہیں۔

نظارت تعلیم سے مشورہ

نظارت تعلیم کوشش کرتی ہے کہ پاکستان میں کروائے جانے والے مختلف پروگراموں کے بارے میں اعلانات ''الفضل'' میں شائع ہوں اور کثیر تعداد میں طلبہ اس سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں اس لئے ایک تو طلبہ کثرت سے الفضل کا مطالعہ باقاعدگی سے کریں۔ اور نظارت تعلیم سے رابطہ رکھیں نیز آپ کے پاس کچھ معلومات ہوں تو چھپی ہوئی صورت میں نظارت کو ارسال کریں۔

نظارت تعلیم فون نمبر 212473 (04524)
Email:ntaleem@fsd.paknet.com.pk
taleem@lhr.comsats.net.pk

بقیہ صفحہ 4

کھڑے ہیں۔ اس کا دل بیٹھ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر ان کو مار کر ہم جیت بھی گئے تو زندگی کس کام کی ہو گی؟ پھر لڑنے کا کیا فائدہ۔ یہ کہہ کر وہ اپنی کمان رکھ دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت کرشن اور ارجن میں گفتگو اور سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ حضرت کرشن کے انہی ارشادات کا نام ''گیتا'' ہے۔ اس گفتگو کے اختتام پر ارجن کے شکوک وشبہات دور ہوتے ہیں اور وہ ایک نئے عزم سے اپنی کمان اٹھاتا ہے اور جنگ شروع ہوتی ہے جس کے اختتام پر پانڈو فتحیاب ہوتے ہیں۔

(جاری ہے)

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ اور دینی علوم سے واقفیت ہے۔
(حضرت مسیح موعود)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36316 میں راضیہ عائشہ بنت چوہدری نسیم احمد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی -/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راضیہ عائشہ بنت چوہدری نسیم احمد وڑائچ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 امۃ الحفیظ بنت چوہدری نور محمد ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری صادق علی ولد چوہدری رحمت علی ناصر آباد شرقی ربوہ

مسل نمبر 36317 میں امۃ الشکور زوجہ خالد محمود قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/21000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الشکور زوجہ خالد محمود دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد چوہدری محمد خان دفتر وصیت ربوہ گواہ شد نمبر 2 خالد محمود ولد عبدالرحمٰن صابر دفتر وصیت ربوہ

مسل نمبر 36318 میں شمیمۃ المعمر بنت عبدالحلیم احمد قوم ہوبان (مغل) پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شمیمۃ المعمر بنت عبدالحلیم احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحلیم احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 حبیب اللہ باجوہ وصیت نمبر 26162

مسل نمبر 36319 میں قمر الاسلام بنت آفتاب احمد واہلہ قوم واہلہ جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی 9 گرام مالیتی -/5500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قمر الاسلام بنت آفتاب احمد واہلہ دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 آفتاب احمد واہلہ والد موصیہ

مسل نمبر 36320 میں حافظہ صبۃ النصیر سونیا بنت شیخ محمد وسیم قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر

منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی ٹاپس مالیتی -/800 روپے۔گھڑی مالیتی -/150 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حافظہ ھبۃ النصیر سونیا بنت شیخ محمد وسیم دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد وسیم والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد احسن برادر موصیہ

مسل نمبر 36321 میں مسرت ماجد زوجہ شیخ عبدالماجد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 24-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 76.220 گرام مالیتی -/48780 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مسرت ماجد زوجہ شیخ عبدالماجد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالماجد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منور نصیر احمد ولد محمد حیات جنجوعہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ

مسل نمبر 36322 میں مصورہ وسیم زوجہ شیخ محمد وسیم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 31-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 55 گرام 555 ملی گرام مالیتی -/34050 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مصورہ وسیم زوجہ شیخ محمد وسیم دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد وسیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد احسن پسر موصیہ

مسل نمبر 36323 میں حافظہ ھبۃ القدیر سونیا بنت شیخ محمد وسیم قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 31-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی ٹاپس مالیتی -/800 روپے۔گھڑی مالیتی -/150 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حافظہ ھبۃ القدیر سونیا بنت شیخ محمد وسیم دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد وسیم والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد احسن برادر موصیہ

مسل نمبر 36324 میں خورشید بیگم بیوہ غلام رسول قوم چوہان راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات مالیتی -/3920 روپے۔ترکہ خاوند محترم مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالنصر وسطی کا 1/8 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خورشید بیگم بیوہ غلام رسول دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد قمر پسر موصی گواہ شد نمبر 2 غلام مصطفیٰ پسر موصیہ

مسل نمبر 36325 میں ظہیر احمد ولد ظفر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 18-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظہیر احمد ولد ظفر احمد دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید شاہد احمد شاہ وصیت نمبر 30621 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم ذی شان افضل ملک صاحب و مکرمہ در شہوار ملک صاحبہ کو 17 فروری 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔بچے کا نام نافع عریش ملک تجویز ہوا ہے۔نومولود مکرم محمد افضل ملک امیر جماعت واہ کینٹ کا پوتا ہے احباب سے بچے کی صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر ہونے اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب سابق جنرل مینیجر شاہ نواز میڈیکل سٹور ڈیفنس سوسائٹی لاہور لکھتے ہیں۔ میری اہلیہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ مورخہ 12۔ اپریل 2004ء بروز سوموار لاہور میں وفات پاگئی تھیں۔ان کی وفات پر اندرون و بیرون ملک متعدد احباب جماعت نے ٹیلی فون، خطوط اور بالمشافہ ملاقات کے ذریعے تعزیت اور ہمدردی کی۔خاکسار روزنامہ الفضل کے ذریعہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

مکرم محمد مالک خضر صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی خوشدامن مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب مالو کے تتلے ضلع نارووال دو ماہ سے بعارضہ پتھری پتہ اور رسولی بیمار ہیں ڈاکٹروں نے دونوں آپریشن تجویز کئے ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد صحت کاملہ دعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب رچنا ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالکبیر قمر صاحب مربی سلسلہ کی شادی مورخہ 16۔اپریل 2004ء کو مکرمہ شائستہ صادق صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ جنرل ہسپتال لاہور سے ہوئی۔اس سے قبل ان کے نکاح کا اعلان مورخہ 22 ستمبر 2003ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ الی اللہ نے بیت المبارک ربوہ میں کیا تھا۔ اسی روز مکرمہ شائستہ صادق صاحبہ کی رخصتی کے موقع پر مکرم شیخ محمد یوسف صاحب امیر ضلع قصور نے دعا کرائی۔اگلے روز مورخہ 17۔اپریل 2001ء کو رچنا ٹاؤن میں بیت الحمد کے ملحقہ پلاٹ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد زکریا داؤد صاحب وغیرہ بابت ترکہ محترمہ نظیر فاطمہ بیگم صاحبہ)

مکرم ونگ کمانڈر محمد زکریا داؤد صاحب (ابن مکرم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر) وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ نظیر فاطمہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاچکی ہیں۔قطعہ نمبر 14/2 دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ 2 کنال 1 مرلہ 34 مربع فٹ میں سے ان کا حصہ 1 کنال 153 مربع فٹ ہے۔یہ حصہ (محمد زکریا داؤد) اور میرے بھائی مکرم محمد الیاس ناصر صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ رضیہ احمد صاحبہ (بیٹی)
(2) محترمہ صالحہ مسعود صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم محمد زکریا داؤد صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ شاہدہ انیس صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم محمد ادریس فاروق صاحب (بیٹا)
(6) مکرم محمد داؤد ناصر صاحب (بیٹا)
(7) محترمہ قدسیہ رابعہ صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم محمد الیاس ناصر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نظارت تعلیم القرآن کے زیر اہتمام
39ویں ٹیچرز ٹریننگ کلاس کا انعقاد

نظارت تعلیم القرآن کے زیراہتمام 17۔اپریل تا 4مئی 2004ء 39ویں ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد کی گئی۔ جس کی اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں تھے۔ دارالضیافت میں منعقد ہونے والی اس اختتامی تقریب میں مکرم مظفر احمد صاحب سیکرٹری کلاس نے رپورٹ میں بتایا کہ پنجاب کے 13۔اضلاع کے 40 طلباء (38 خدام اور 2۔انصار) شریک ہوئے۔ تعلیمی کلاس کا نصاب قرآن کریم کے پہلے پارہ کا ترجمہ۔ عربی کے ابتدائی اسباق۔ تجوید کے اصول۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی قرآن کلاس سے استفادہ۔ بعض جماعتی اداروں اور بزرگان سلسلہ کے تعارف پر مشتمل تھا۔

مہمان خصوصی نے کلاس میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور حاصل کئے گئے علم پر عمل کرنے کی نصیحت کی۔ آخر پر مکرم محمد اکرم عمر صاحب سابق امیر و مربی انچارج گوئٹے مالا نے شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر اس کلاس کا اختتام ہوا۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بابت ترکہ مکرم نیاز علی صاحب)

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم نیاز علی صاحب ولد مکرم امام دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 27/4 دارالنصر رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ دس مرلے ہے۔ جس پر مکان تعمیر شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ ہم سب ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ امۃ المنان صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ امۃ البصیر صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

فوری ضرورت

ایک سیکیورٹی گارڈ کی فوری ضرورت ہے۔ عمر 35 سے 40 سال کے درمیان ہو۔ سنگل رہائش کا انتظام ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت ہوگی۔ اپنے علاقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

(سلطان احمد بھٹی۔ بیت الاحمد یہ نیو سول لائن سرگودھا)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 10 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:13
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	4:54
غروب آفتاب	6:57
وقت عشاء	8:29

مسجد میں بم دھماکہ کراچی میں شاہراہ لیاقت پر سندھ مدرسۃ الاسلام میں واقع فقہ جعفریہ کی مسجد حیدری میں نماز جمعہ کے وقت زوردار بم دھماکہ ہوا۔ 15 نمازی جاں بحق اور 100 سے زائد زخمی ہوگئے۔ مسجد کا ہال انسانی اعضاء سے بھر گیا۔ قیامت صغریٰ کا منظر تھا۔ لوگ اپنے عزیزوں کی تلاش میں دربدر پھرتے رہے۔ دھماکے سے 40 فٹ بلند چھت میں دراڑیں پڑ گئیں۔ مسجد اور گردونواح کی عمارات کو بھی نقصان پہنچا۔

کراچی میں ہنگامے دہشت گردی کے اس واقعہ پر کراچی میں ہنگامے پھوٹ پڑے بینک پٹرول پمپ اور 8 گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ پولیس کی تین گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ دھماکہ کے بعد مشتعل افراد نے پتھراؤ کیا ورسڑکیں بلاک کر دیں۔

عراق میں مقدس مقامات کا محاصرہ امریکی ٹینکوں نے کربلا میں حضرت امام حسینؓ کے روضے سمیت کئی مقدس مقامات کا محاصرہ کر لیا ہے جبکہ کوفہ، نجف اور دیگر مقامات پر عراقی حریت پسندوں اور امریکی فوج میں شدید جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں 22 عراقی جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ موصل میں بم دھماکہ ہوا۔ 4 عراقی پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔ لطیفہ میں 2 غیر ملکی صحافیوں کو گولی مار دی گئی۔

تعلیمی اداروں میں تعطیلات محکمہ تعلیم نے تعلیمی اداروں میں 9 جون سے 26۔اگست تک موسم گرما کی تعطیلات کرنے کے احکامات جاری کر دیے ہیں۔ جبکہ اس دوران 14۔اگست کو یوم آزادی کے موقع پر ایک دن کے لئے تعلیمی ادارے کھلے رہیں گے۔ (جنگ 7 مئی 2004ء)

نیا تعلیمی سال وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے کہا ہے کہ آئندہ برس تعلیمی سیشن کا آغاز ستمبر سے شروع کیا جائے گا۔ جبکہ امتحانات مئی میں ہوں گے۔ اس سے طالب علموں کا بہت سا قیمتی وقت محفوظ ہو جائے گا۔

مزدوروں کی اموات اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق 6 ہزار مزدور روزانہ موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ محنت اور مزدوری کے دوران بیماریوں اور حادثات سے ہر سال جنگوں سے زیادہ اموات ہو رہی ہیں۔ عورتوں اور مزدوروں کی زیادہ تر اموات خطرناک کام کرتے ہوئے ہو جاتی ہیں۔

مشتری (Jupiter)

یہ نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے۔ اتنا بڑا کہ ہماری 1300 زمینیں اس میں سما سکتی ہیں یہ ہلکے زرد رنگ کا بڑا گولہ ہے جس پر سرخی مائل بالنارنگی کی پٹیاں بنی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ نظام شمسی کے تمام سیاروں میں سے سب سے زیادہ تیزی سے اپنے محور کے گرد گردش کرتا ہے۔ اس تیز گردش کی وجہ سے اس کے گرد شدید مقناطیسی کشش کا میدان پیدا ہوتا ہے۔ جو زمین کی مقناطیسی کشش سے 5 گنا زیادہ طاقتور ہے۔ اسی طرح اس کی فضا میں بھاری تابکاری پائی جاتی ہے۔ اتنی زیادہ کہ جو مقدار انسانوں کو ہلاک کردینے کے لئے کافی ہے اس سے 4 سو گنا زیادہ طاقتور ہے۔ سب سے بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ سیارہ باقی تمام سیاروں کی نسبت زیادہ روشن نظر آتا ہے اور یہ اس کی سطح پر موجود فضائی لہروں کی رنگدار پٹیوں کی وجہ سے ہے۔ جس قدر توانائی یہ سورج سے حاصل کرتا ہے اس سے دو گنا مقدار میں یہ توانائی خارج کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر زمین کی طرح خود اپنی توانائی پیدا کرنے کا مرکز موجود ہے اس کا قطر 88,700 میل ہے اور اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کیلئے 1 لاکھ 33 ہزار دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہوگی۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 50 کروڑ 70 لاکھ میل اور کم سے کم 46 کروڑ میل ہے۔ یہاں کا دن صرف 9 گھنٹہ 55 منٹ کا ہے یعنی اس مختصر عرصہ میں یہ اپنی محوری گردش مکمل کر لیتا ہے جب کہ سورج کے گرد گردش یعنی اس کا سال زمین کے 12 سال کے برابر ہے۔ اس کے گرد زمین کے چاند کی طرح کے 16 چاند گردش کرتے ہیں۔ اس کے گرداگرد ہلکے رنگوں کے فضائی دائرے بنے ہوئے ہیں۔

گمشدہ طلائی کانٹا

ایک عدد طلائی کانٹا راستہ میں کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سکری اور گرتے بالوں کیلئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

ابیکس ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین
21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔ فون 213694
☆کمپیوٹر ☆سلائی ☆سلیف کیئر
دو ماہ کے خصوصی کورسز کا اجراء

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

ESTD 1962
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

ہم لے کر آئے ہیں مزے مزے کے کھانے
تقریبات کو حقیقی خوشیاں بنانے والے
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
گولبازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212758

سی پی ایل نمبر 29